جلد ۳۴ | ۲۷ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ | ۲۷ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۷۳

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

ناصر آباد (بذریعہ سرروڈ) ۲۶ مارچ - مولوی عبد العزیز صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءھا اور معہ خدام ہفتہ کے روز بعد دوپہر بخیریت ناصر آباد واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضور نے اسٹیٹس کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور کا معائنہ فرمایا۔ اور حسب معمول ہدایات دیں۔ حضور آج بروز منگل بذریعہ کار محمد آباد تشریف لے گئے۔ شام کو انشاء اللہ واپس تشریف لے آئینگے۔ گزشتہ ہفتہ کے دن سے حضور اپنے اس گھٹنے میں نقرس کی درد محسوس کر رہے ہیں۔ جس میں اس قسم کی تکلیف پہلے نہیں ہوئی۔ کل دوپہر سے حضور کے معدے میں بھی درد کی شکایت ہے۔

حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءھا کو نزلہ کی شکایت ہے۔ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ اور صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کو بخار ہو گیا ہے۔ مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی تحریک

"جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا۔ انہوں نے دین کی اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں۔ جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ میں اپنا سارا مال حاضر کیا۔ ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنی مرغوب ٹکڑوں سے بھری ہوئی زنبیل پیش کر دی۔ اور ایسا ہی کئے گئے جب تک خدا تعالیٰ نے کیطرف سے فتح کا وقت آگیا۔ مسلمان بننا آسان نہیں۔ مومن کا لقب پانا سہل نہیں۔" (فتح اسلام صفحہ ۲۵)

"اے اسلام کے ذی مقدرت لوگو دیکھو میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے۔ اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہیئے۔ اور اس کے سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھ کر بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہیئے۔" (فتح اسلام صفحہ ۲۷)

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے۔ وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا۔ جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو۔ کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لاکر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہے۔ کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۷)

"میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا۔ کہ اس کے صندوق

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۷ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش

تعلیم الاسلام کالج قادیان کی توسیع کے لئے

دو لاکھ روپیہ کی ضرورت

(از ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ کی غرض وغایت

اس نور کو اکناف عالم میں پھیلانا ہے جو اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل کیا اور مخلوق خدا کو اس صداقت اور حقانیت کے قبول کرنے کی دعوت دینا ہے۔ جو اسلام کی شکل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس کے لئے نوجوانوں کو مروجہ اعلےٰ تعلیم دلانا اور بہترین اسلامی تربیت کرنا ضروری ہے۔ تاکہ وہ دنیا کے ہر علاقہ اور ہر ملک میں پہنچ کر ایسی زبان میں تبلیغ اسلام کر سکیں۔ جو وہاں کے لوگ سمجھ سکیں۔ یا جس کے سمجھانے کا کوئی نہ کوئی انتظام ہو سکتا ہو۔ اور اپنے نمونہ سے لوگوں کے دلوں میں اسلام کی عظمت اور وقار قائم کر سکیں۔

اسی مقصد اور مدعا کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد رکھی۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ سے جب ۱۹۱۴ء میں سب سے پہلا خطاب فرمایا۔ اور جو دراصل جماعت کے لئے ایک بنیادی پروگرام تھا۔ تو اس میں یہ بھی ذکر فرمایا کہ

"اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ہمارا اپنا ایک کالج ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی بھی یہ خواہش تھی کالج ہی کے دنوں میں کیریکٹر بنتا ہے۔ سکول لائف میں تو چال چلن کا ایک خاکہ کھینچا جاتا ہے۔ اس پر دوبارہ سیاہی کالج لائف ہی میں ڈالی جاتی ہے۔ پس ضرورت ہے۔ کہ ہم اپنے نوجوانوں کی زندگیوں کو مفید اور مؤثر بنانے کے لئے اپنا ایک کالج بنائیں"۔ (منصب خلافت ص۲۷)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اپنے کالج کی ضرورت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے دور خلافت کے ابتدا میں ہی محسوس فرمائی۔ اور اس کا اعلان بھی فرما دیا۔ مگر خدا تعالےٰ کی مشیت نے اس کی تکمیل کو تاریخ احمدیت کے اس خاص دور کے لئے اٹھا رکھا۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دعویٰ مصلح موعود کے ماتحت جماعت کے لئے ایک نئے دور کا حکم رکھتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۴۴ء ہی وہ مبارک سال ہے۔ جب حضور نے خدا تعالےٰ کے حکم سے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور اسی سال خدا تعالےٰ نے قادیان میں کالج کھولنے کے سامان مہیا فرما دیئے۔ اور وہ جاری ہو گیا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ کالج کا اجراء کس قدر بابرکت۔ کس قدر اہم اور کتنی ضروری چیز ہے۔

چونکہ کالج ایسے اہم ادارہ کے اجراء کے لئے بہت بڑے اخراجات کی بھی ضرورت تھی۔ اس لئے حضور نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ چندہ کی تحریک فرمائی۔ جس میں مخلصین جماعت نے بڑی فراخدلی سے حصہ لیا۔ حضور نے اسی وقت کالج کی مزید توسیع کی طرف بھی اشارہ فرما دیا تھا۔ اور اس کے لئے بھی اخراجات کا مہیا کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔

"ہم نے قادیان میں کالج شروع کر دیا ہے۔ ابتدائی اخراجات کے لئے ۱½ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور ڈگری کالج بنانے کے لئے مزید ڈیڑھ لاکھ روپیہ درکار ہے۔ ڈگری کالج کے لئے جو خرچ چاہیئے وہ تو ڈیڑھ دو سال کے بعد پیش آئے گا۔ اس وقت ڈیڑھ لاکھ روپیہ درکار ہے۔" (الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۴۴ء)

اب خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ وقت آ گیا ہے جبکہ ڈگری کالج کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور اسی کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے احباب جماعت کو ایک خاص تحریک فرمائی ہے۔ جو دو بار "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ اور مخلصین اپنے پیارے امام کے ارشاد پر مومنانہ شان سے لبیک کہہ رہے ہیں۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جماعت کا ہر ایک فرد اپنی حیثیت اور وسعت کے لحاظ سے اس تحریک میں حصہ لے۔ تا جلد سے جلد دو لاکھ سے بھی زیادہ رقم نقدی کی صورت میں جمع ہو جائے۔ کیونکہ اس سلسلہ میں اخراجات شروع ہو چکے ہیں۔ اور ان کو پورا کرنا جماعت کا فرض ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر

تعلیم الاسلام کالج کیلئے جناب میاں محمد صدیق و محمد یوسف صاحبان کی شاندار پیشکش

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خدام سے تعلیم الاسلام کالج قادیان میں بی۔ اے اور بی۔ ایس سی کی جماعتیں کھولنے کے متعلق دو لاکھ روپیہ کی اپیل کی ہے۔ جو عمارت۔ فرنیچر اور سائنس کے سامان کے اخراجات کا کم از کم اندازہ ہے اس میں مخلصین جماعت بڑے جوش سے حصہ لے رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔

کنری ۲۵ مارچ۔ تعلیم الاسلام کالج قادیان کے لئے میاں محمد صدیق و محمد یوسف صاحبان کلکتہ نے دس ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء خدا تعالےٰ کے فضل سے جناب میاں صاحبان اپنے محبوب آقا کی آواز پر خدا تعالیٰ کی خاطر نہایت شاندار مالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان کے مال وعزت اور صحت وعافیت میں برکت ڈالے۔ اور بیش از بیش خدمات دین سر انجام دینے کی توفیق بخشے۔

خصوصیت

تحریک جدید کا چندہ جن مجاہدوں نے وعدوں کے ساتھ ہی ادا کر دیا ہے۔ ان کی فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ۳۱ مارچ کو دعا کے لئے پیش ہو رہی ہے۔ کیونکہ ان احباب نے اپنے چندوں میں خصوصیت پیدا کی ہے۔ اور ان کا حق ہے۔ کہ ان کے نام دعا کے لئے پیش کئے جائیں۔ پس آپ بھی اپنی موعودہ رقم ۳۱ مارچ تک مرکز میں داخل کر دیں۔ خواہ آپ کا وعدہ دفتر اول کے بارہویں سال کا ہو۔ خواہ دفتر دوم کے سال دوم کا۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

سرحد کے ایک رئیس چوہدری فقیر محمد صاحب ایگزیکٹو انجنیئر کیونکر احمدی ہوئے

غیر احمدی مسلمان احباب خاص طور پر غور فرمائیں

سرحد کے ایک رئیس چودہری فقیر محمد صاحب ایگزیکٹو انجنیئر معہ اہل وعیال انگلستان سیر کو گئے۔ وہاں انہوں نے مختلف مقامات کی سیر کی۔ تو کفر کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر ان کا دل پژمردہ ہو گیا۔ اور انہوں نے خیال کیا۔ کہ اسلام اس قدر گر چکا ہے۔ اور کفر اس قدر ترقی کر چکا ہے۔ کہ اب بظاہر اسلام کے پنپنے اور کفر کے سرنگوں ہونے کا دنیا میں کوئی امکان نہیں۔ اسلام مر چکا ہے۔ اس کے زندہ ہونے کی امید ایک واہمہ سے بڑھ کر حقیقت نہیں رکھتی۔ اس مایوسی کے عالم میں ایک نکتہ کے سمجھ جانے سے ان کا ایمان محفوظ ہو گیا۔ اور وہ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ یہ واقعہ حضرت امیر المومنین سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول سورۂ تکویر کے تحت بیان فرمایا ہے (ص۱۹۲ تا ص۱۹۴) اس کا اقتباس درج ذیل ہے۔ غیر احمدی مسلمان دوستوں کو یہ مضمون ضرور پڑھنے کے لئے دیا جائے۔ قوی امید ہے کہ اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کے دوبارہ قیام سے مایوس مسلمان حضور کے بیان فرمودہ نکتہ کو سمجھ کر ضرور سوچیں گے۔ کہ موجودہ ظلمت کے پردے چاک کرنے والا سورج کس جگہ طلوع ہوا۔ اور خدا تعالےٰ احمدیت کی طرف ان کی راہ نمائی کرے گا۔ (انچارج دفتر بیعت قادیان)

حضور فرماتے ہیں:۔

"میں نے اپنی کتاب "دعوۃ الامیر" میں اس نکتہ کو بیان کیا ہے کہ اسلام پر آج جو مصیبت آئی ہوئی ہے اس کی خبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام میں تفصیلاً موجود ہے۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے اس تنزل کی خبر دے چکے ہیں۔ بلکہ اس تنزل کے بعد ایک ترقی کے دور کی بشارت بھی آپ سنا چکے ہیں۔ تو مسلمانوں کے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ تنزل جتنا بڑھتا چلا جائیگا۔ ہم کہیں گے۔ اس سے اسلام کی تکذیب ہونے کی بجائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت ثابت ہو رہی ہے۔ کیونکہ آپ کے کلام میں اس کا پہلے سے ذکر موجود ہے قرآن کریم میں اس کی مثال بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ سورۂ احزاب میں ذکر آتا ہے۔ کہ جب کفار کے لشکر مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہو گئے۔ اور منافقوں نے طعنے دینے شروع کر دیئے۔ کہ دنیا کی فتوحات کے وعدے کہاں گئے۔ تو اس وقت مومنوں کے ایمان اور بڑھ گئے۔ اور انہوں نے کہا ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ وما زادھم الا ایمانا وتسلیما۔ (الاحزاب ع۳ [19]) یعنی اسکی خبر تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے ہی سے دے چکے ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے۔ کہ خدا کے مونہہ کی بات پوری ہوئی۔ غم اور فکر کی کونسی بات ہے۔ تو دیکھو اس وعدہ کی وجہ سے وہ ڈرے نہیں۔ لیکن اگر یہ وعدہ نہ ہوتا۔ تو بہت ممکن تھا۔ کہ وہ گھبرا جاتے۔ پس وہی چیز جس کو دشمن ڈرانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اس میں ایمان کی مضبوطی کا سامان اللہ تعالےٰ نے رکھا ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ جب خدا نے اس تنزل کی خبر دی تھی۔ اور خدا تعالےٰ کے کلام میں یہ بات موجود تھی۔ تو پھر میرے لئے اس میں گھبرانے کی کونسی بات ہے"

"غرض مومن کے لئے ان ابتلاؤں میں جو خدائی پیشگوئی کے ماتحت آئیں بڑی بھاری طاقت ہوتی ہے۔ کیونکہ ان ابتلاؤں اور ان مصیبتوں اور ان دکھوں سے اللہ تعالےٰ کی باتیں پوری ہوتی ہیں۔ اگر وہ ابتلا نہ آئیں۔ تو وہی دشمن جو ان ابتلاؤں کو اسلام کے جھوٹا ہونے کی دلیل قرار دیتا ہے۔ جھٹ یہ کہنے لگ جائے۔ کہ تمہارے نبی نے تو یہ خبر دی تھی۔ مگر اب تک پوری نہیں ہوئی۔ لیکن جب وہ خبر پوری ہو جاتی ہے۔ جب پیشگوئیوں کے مطابق ایک تنزل کا دور آ جاتا ہے۔ تو اسی کو مذہب کے جھوٹا ہونے کا ثبوت قرار دیتا ہے حالانکہ یہ صداقت کا ثبوت ہوتا ہے۔ یہ اس نبی کی راستبازی کا ثبوت ہوتا ہے یہ کفر کی شکست کا ثبوت ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسے ترقی کے متعلق خدا تعالےٰ کی بات پوری ہوئی۔ تنزل کے بارہ میں بھی خدا تعالےٰ کی بات پوری ہوئی۔ اور یہی ثابت کرنا مذہب کا اولین کام ہوتا ہے۔ پس یہ ایک بڑا بھاری نکتہ ہے۔ جس کو سمجھ لینے کے بعد زمانۂ تنزل میں بھی انسان کا ایمان کبھی متزلزل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا قدم ایک مضبوط چٹان پر قائم رہتا ہے۔ وہ جانتا ہے، کہ میرا مذہب بہر حال سچا ہے۔ غلبہ کے ایام میں بھی وہ سچا تھا۔ اور تنزل کے ایام میں بھی وہ سچا ہے۔ کیونکہ اس تنزل کی وہ پہلے سے خبر دے چکا تھا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس نکتہ کو نہ سمجھا۔ اور وہ مایوسی کا شکار ہو گئے۔ میں نے اپنی کتاب دعوۃ الامیر میں اس بات کو ایک حد تک تشریح سے بیان کیا ہے۔ اور اس امر پر روشنی ڈالی ہے۔ کہ اسلام کے تنزل کی خبریں بھی اپنے اندر اسلام اور قرآن کی صداقت کا ثبوت رکھتی ہیں۔ کیونکہ ان خبروں کا قرآن اور احادیث میں تفصیل کے ساتھ ذکر آتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی اسلام صرف تنزل کی خبر پر ہی اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ اسنے یہ خبر بھی دی ہوئی ہے کہ اس زمانۂ تنزل کے بعد اسلام پھر اپنے کمال کو پہنچے گا۔ پھر کفر اپنے مونہہ کے بل گریگا۔ اور پھر ساری دنیا پر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کا غلبہ ہو گا۔ پس یہ تنزل اپنے اندر ایک ترقی کی بشارت رکھتا ہے۔ اور یہ تاریکی ایک سورج کے نمودار ہونے کی خبر دے رہی ہے۔ اور جب حالت یہ ہے تو مسلمان کیوں مایوس ہیں۔ اور کیوں وہ خدائی وعدوں کے مطابق غور نہیں کرتے۔ کہ وہ آسمانی روشنی کہاں ظاہر ہوئی۔ اور اس ظلمت کے پردے چاک کرنے والا سورج کس جگہ طلوع ہوا ہے"

"اسی سلسلہ میں میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ اس بارہ میں مجھے ایک تجربہ ہوا ہے۔ سرحد کے ایک رئیس چودہری فقیر محمد صاحب ایگزیکٹو انجنیئر تھے۔ وہ ایک دفعہ دہلی میں مجھے ملے۔ اور انہوں نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ ہم چار بھائی ہیں۔ جن میں سے دو بھائی غیر احمدی ہیں۔ اور دو بھائی احمدی ہیں۔ اپنے متعلق انہوں نے کہا کہ میں ابھی تک آپ کی جماعت میں شامل نہیں ہوا میں نے ان سے کہا کہ آپ کیوں احمدی نہیں ہوئے۔ کیا آپکو احمدیت کی صداقت کے متعلق کچھ شبہ ہے۔ ان کی طبیعت میں مذاق تھا۔ وہ میرے اس سوال کے جواب میں کہنے لگے کہ مجھے تو ابھی تک احمدیت پر غور کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن بات یہ ہے کہ ہم پورا پورا انصاف کرنے کے عادی ہیں۔ روپیہ میں سے اٹھنی ہم نے آپ کو دے دی ہے۔ اور اٹھنی دوسرے مسلمانوں کو دے دی ہے میں نے بھی ان سے مذاقاً کہا کہ خان صاحب ہم تو اٹھنی پر راضی نہیں ہوتے۔ ہم تو پورا روپیہ لے کر چھوڑا کرتے ہیں۔ وہ کہنے لگے۔ تو پھر اپنی توجہ سے لیجئے۔ میں نے کہا ہماری کوشش تو یہی ہے اللہ تعالےٰ جب چاہیگا بقیہ اٹھنی بھی مل جائے گی۔ وہ اس وقت معہ اہل وعیال انگلستان کی سیر کو جا رہے تھے میری اس بات کو سنکر انہوں نے کہا۔ کہ خان محمد اکرم خان صاحب چارسدہ والے میرے بھائی ہیں۔ انہوں نے آپ کی بعض کتابیں میرے ٹرنک میں رکھ دی ہیں میں نے ان سے کہا بھی ہے۔ کہ میں تو وہاں سیر کے لئے جا رہا ہوں۔ ان کتابوں کے پڑھنے کا کہاں موقعہ ہوگا۔

مگر وہ مانے نہیں اور زبردستی میرے ٹرنگ میں انہوں نے کتابیں رکھ دی ہیں۔ مگر اب تک مجھے پڑھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ چنانچہ اس کے بعد وہ ولایت چلے گئے۔ ابھی تین مہینے ہی گذرنے تھے۔ کہ مجھے ایک چٹھی پہنچی۔ اس کے شروع میں ہی یہ لکھا تھا۔ کہ میں اصل مطلب لکھنے سے پہلے آپ کی شناخت کے لئے یہ لکھنا چاہتا ہوں۔ کہ میں وہ ہوں جو آج سے تین ماہ پہلے دہلی کے شاہی قلعہ میں آپ سے ملا تھا۔ اور میں نے آپ سے کہا تھا کہ ہم نے پورا پورا انصاف کیا ہے۔ اٹھنی آپ کو دے دی ہے۔ اور اٹھنی غیر احمدیوں کو دے دی ہے۔ جس پر آپ نے کہا تھا کہ ہم تو پورا روپیہ لے کر چھوڑا کرتے ہیں سو آپ کے حکم کے مطابق اب ایک اور چونی آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اور اپنے آپ کو بیعت میں شامل کرتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے اسی مضمون کی طرف جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں اشارہ کیا اور لکھا کہ جب میں ولایت میں آیا اور میں نے مختلف مقامات کی سیر کی تو گو میں پٹھان ہوں اور مذہبی جوش میرے دل میں موجود ہے۔ مگر کفر کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر میرا دل پژمردہ ہوتا چلا گیا۔ اور میں نے کہا کہ اسلام اس قدر گر چکا ہے۔ اور کفر اس قدر ترقی کر چکا ہے۔ کہ اب بظاہر اسلام کے پنپنے اور کفر کے سرنگوں ہونے کا دنیا میں کوئی امکان نہیں۔ اسلام مر چکا ہے۔ اب اس کے زندہ ہونے کی امید ایک واہمہ سے بڑھ کر حقیقت نہیں رکھتی۔ یہ خیالات تھے جو میرے دل پر غالب آتے چلے گئے اور اس قدر میرے دل میں مایوسی پیدا ہوئی۔ کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اب اسلام دنیا پر غالب نہیں آ سکتا۔ ایک دن میرے دل پر اس خیال کا بے انتہا اثر ہوا اور حالت مایوسی میں میں نے کہا آؤ ان کتب کو پڑھ کر دیکھوں۔ جو میرے بھائی نے میرے ٹرنک میں رکھ دی تھیں۔ چنانچہ پہلے اسلامی اصول کی فلاسفی نکلی اور اسے میں نے پڑھا اس کے بعد آپ کی کتاب دعوۃ الامیر نکلی اور اسے میں نے پڑھنا شروع کیا۔ پڑھتے پڑھتے اس کتاب میں وہی ذکر آ گیا جس نے میرے دل میں انتہائی طور پر مایوسی پیدا کر دی تھی۔ یعنی اسلام کے تنزل اور اس کے ادبار کا اس میں ذکر تھا۔ مگر ساتھ ہی بتایا گیا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسلام کے تنزل کے متعلق یہ پیشگوئی کی تھی وہ پوری ہو گئی۔ غرض کے بعد دیگرے اسلامی تنزل کے متعلق کئی پیشگوئیاں تھیں جو پڑھنے میں آئیں اور جو واقعہ میں پوری ہو چکی تھیں اس کے بعد آپ نے اسلام کی ترقی کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیشگوئیوں میں ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں پوری ہو گئیں جو اسلام کے تنزل کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں۔ تو وہ پیشگوئیاں کیوں پوری نہیں ہونگی۔ جو اسلام کے دوبارہ غلبہ کے متعلق ہیں۔ میں نے جب یہ مضمون پڑھا تو میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ مایوسی میرے دل سے جاتی رہی۔ امید جگمگا اٹھی اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں اب اس وقت تک سونے کے لئے اپنے بستر پر نہیں جاؤں گا۔ جب تک آپ کو اپنی بیعت کا خط نہ لکھ لوں۔ چنانچہ سونے سے پہلے میں یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں۔ میری بیعت کو قبول کیا جائے"۔

ترسیل زر اور انتظامی امور

کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

از سمیع اللہ صاحب قیصر

دلِ سیماب فطرت آج مجبورِ تکلم ہے
وہی سرِّ حریمِ حق سے جس کو آشنائی ہے
جسے بخشی ہے فیاضِ ازل نے روحِ سیمابی
سبق دیتا ہے جس کو ذوقِ ہستی سخت کوشی کا
دیا ہے حق نے جس سالک کو عزمِ جادہ پیمائی
غمِ عصیاں میں ہے محوِ فغان و آہ دل جس کا
جسے غم نے بتایا ہے سراپا نور ہو جانا:

غمِ ہستی میں اک آتش نوا محوِ ترنم ہے
مشیت قادیاں کی سمت جسکو کھینچ لائی ہے
جسے تڑپا گئی اہلِ نوا کے دل کی بیتابی
تقاضائے حیاتِ جاودانی سرفروشی کا:
مشیت نے جسے بخشا ہے شوقِ بادہ پیمائی
ہے اسرارِ حریمِ قدس سے آگاہ دل جس کا
ظلامِ آب و گل کی وحشتوں سے دور ہو جانا

طلب ہے محمل دل میں جسے حسنِ حقیقت کی
وہی ظلمتکدہ میں جس نے حق کا نور پایا ہے
سکھایا حق نے جس کو مطلعِ انوار بن جانا

خوش آتی ہے ادا جس کو حدی خوانِ شریعت کی
جسے فضلِ خدا اس آستاں پر کھینچ لایا ہے
خورستانِ حقیقت کا تجلی زار بن جانا

دلِ انسان شعاعِ حق سے جب معمور ہوتا ہے
تو یہ صحرائے وحشت زار باضِ طور ہوتا ہے

مجھے جس کے لئے بخشی گئی تھی خلعتِ ہستی
مجھے ہنگامۂ کونین میں تھی آرزو جس کی
ودیعت کی تھی حق نے جس کی خاطر دلکو بینائی
میں اس در پر یہ نذرِ عقیدت آج آیا ہوں
سعادت ہے غمِ ماضی میں گو ہر بار ہو جانا

خدا نے دی تھی مجھ کو جس کی خاطر دولتِ ہستی
سکوتِ خلوتِ دل میں تھی مجھ کو جستجو جس کی
نوازا مجھ کو دیکر علم و فہم و تاب گویائی:
متاعِ زندگی بہرِ ارادت ساتھ لایا ہوں
قدمبوسِ غلام احمد مختار ہو جانا

اسیرِ نا امیدی جب خدا کا نام لیتا ہے
تو فوراً وعدۂ لاتقنطوا دل تھام لیتا ہے

یوم التبلیغ برائے غیر مسلم صاحبان

۷ شہادت مطابق ۷ اپریل بروز اتوار غیر مسلم صاحبان میں تبلیغ کے لئے دن مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اپنے ضروری کاموں کا حرج کر کے بھی یوم التبلیغ منایا جائے۔ یوم التبلیغ کے منائے جانے کا مفہوم یہ ہے۔ کہ تمام دن سوائے حوائج طبعی کے کوئی دوسرا ذاتی کام نہ کیا جائے۔ اور تمام دن پیغام حق پہنچانے میں صرف کیا جائے۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ مرکز سے جو ضروری لٹریچر بھجوایا جائے۔ اسے سمجھدار طبقہ میں تقسیم کریں۔ اور ہر ایک سے عہد لیں۔ کہ وہ اسے پڑھ کر اس پر غور کرے گا۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

حضرت یسعیاہ علیہ السلام کی نہایت عظیم الشان پیشگوئیاں

۳ جنگ بدر

اللہ تعالےٰ کے نبی حضرت یسعیاہ کی پیشگوئیاں یروشلم بابل اور دومہ کی نسبت گزشتہ اقساط میں پیش کی گئی تھیں۔ آج ایک ایسی عظیم الشان پیشگوئی کی نسبت عرض کیا جائے گا۔ جس کے ظہور پر سیاسی۔ علمی۔ تمدنی۔ معاشرتی۔ مذہبی۔ روحانی الغرض ہر پہلو سے دنیا میں ایسا انقلاب برپا ہوا۔ کہ اس کی کوئی نظیر تاریخ دنیا میں نہیں ملتی۔ اور جس کے لئے تمام اقوام عالم صدیوں سے چشم براہ تھیں۔ یسعیاہ کے باب ۲۱ کی یہ آخری پیشگوئی ہے۔ اور دومہ سے متعلق انذار و عذاب کی پیشگوئی پورا ہونے کا زمانہ بتانے کے لئے اس وقت دومہ کے پیش آنے والے واقعات نہایت واضح طور پر حضرت یسعیاہ نے اپنی قوم پر ظاہر کر دیئے تھے۔ فرمایا

عرب کی بابت الہامی کلام

(۱۳) عرب کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے اے ددانیوں کے قافلو (۱۴) پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیمہ کی سرزمین کے باشندو۔ روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو۔ (۱۵) کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ (۱۶) کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا۔ ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔ (۱۷) اور تیراندازوں کے جو باقی رہے۔ قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے کیونکہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا۔

آیت ۱۴ کی ایک دوسری قرأت بھی ہے۔ جو انگریزی تراجم میں دی گئی ہے یعنی تیمہ کی سرزمین کے باشندے اس کے پاس پانی لائے جو پیاسا تھا۔ انہوں نے اپنی روٹی لے کر اس کا استقبال کیا جو بھاگا تھا۔ لیکن حاشیہ پر اس قرأت کا بھی حوالہ دے دیا گیا ہے۔ جو اردو تراجم نے اختیار کی ہے۔ ان میں صرف اتنا فرق ہے۔ کہ اول الذکر میں صیغہ مخاطب کا ہے۔ اور مؤخر الذکر میں صیغہ غائب استعمال ہوا ہے۔

محفوظ پیشگوئی

پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ آیت ۱۴ میں تیمہ والوں نے جس کا استقبال کیا واحد شخص ہے۔ لیکن آیت ۱۵ میں صیغہ جمع آیا ہے۔ یہ پیشگوئی بائیبل کی چند ان مشہور پیشگوئیوں میں سے ہے۔ جو تحریف و تبدیل اور مرور زمانہ کے دست برد سے اللہ تعالےٰ کی حکمت کے ماتحت محفوظ رہی ہے۔ بظاہر اس کا تعلق صرف عرب سے ہے لیکن جیسا کہ گزشتہ قسط میں واضح کیا گیا ہے دیدگاہ پر نگہبان بنی اسرائیل کے مفاد کے لئے اور انہیں خبریں دینے کے واسطے کھڑا کیا گیا تھا۔ لہذا یہ پیشگوئی بھی ان کی بھلائی کے لئے ظاہر کی گئی تھی جس کی تائید اس کے آخری فقرہ کہ "خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا" سے ہوتی ہے۔ اس کے بیان کرنے کی محض یہ غرض تھی۔ کہ بنو اسرائیل پر یہ واضح کر دیا جائے۔ کہ یہ کلام اسی خدا کے مونہہ سے نکلا ہے۔ جس کے مونہہ کی باتیں وہ بارہا نسلاً بعد نسل پوری ہوتی دیکھ چکے تھے۔ اس نشان کو دیکھ کر اس کا انکار نہ کریں۔ اور ہلاک نہ ہوں۔ اسرائیل کے خدا کو اس قوم سے خاص تعلق اور محبت کا اظہار مقصود تھا۔ تا اس نشان کے رونما ہونے پر انکار کر کے رشتہ محبت توڑ نہ دیں۔

مفسرین کی پردہ پوشی

ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین نے حقیقت پر پردہ ڈالنے کی ہر جائز و ناجائز کوشش کی ہے۔ اور جہاں تک میرا علم ہے سب مفسرین و محققین نے بالاتفاق اس کا اطلاق سرجون شاہ اسیریا کے ان حملوں پر کیا ہے جو اس نے ۷۱۵ یا ۷۱۴ قبل مسیح میں شمالی عرب کے بعض علاقوں پر کئے۔ اور ان کے باشندوں پر مظالم ڈھائے۔ وہ لکھتے ہیں کہ عرب سرجون کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر شہروں اور خیموں سے بھاگ کر صحرا کی طرف نکل گئے۔ اور تیمہ جو ان بھگوڑوں کے راستہ میں تھا۔ اس کے باشندوں نے پانی اور روٹی لے کر ان کا استقبال کیا۔ کیونکہ وہ جنگ کے مصائب کے خوف سے بھاگے تھے۔ ایک سال کی میعاد جو آیت ۱۶ میں بتائی گئی ہے۔ اس کا شمار یوم اظہار پیشگوئی سے کیا جائے گا مزدور کے ایک سال سے مراد یہ لیتے ہیں کہ مزدور اپنی اجرت کی وصولی کے لئے نہایت ہوشیاری اور احتیاط سے ایام کو شمار کرتا ہے۔ قیدار تمام عرب کے مترادف ہے۔ اور انکی حشمت سے مراد تمام وہ خصوصیات یا شان و شوکت کی چیزیں ہیں جن پر انہیں گھمنڈ اور ناز تھا۔ تیراندازی میں چونکہ عرب بہت مشاق تھے اور حسب ضرورت انسان یا حیوان کے مقابلہ پر تیر و کمان کو کام لانے میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ اس لئے تیرانداز ہی ان میں بڑے بہادر سمجھے جاتے تھے۔ حضرت اسمٰعیل جن کی اولاد سے عرب تھے ان کی خصوصیت بھی توریت میں تیراندازی ہی بتائی گئی ہے۔ اور آیت ۱۷ ان کے گھٹ جانے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

قبل اس کے کہ ہم اس تشریح کی نسبت کچھ عرض کریں ددانی قافلوں۔ تیمہ اور قیدار پر کچھ روشنی ڈالنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

ددانی قبائل

ددانی قبائل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ددان جو قطورہ کے بطن سے تھا۔ کی اولاد سے تھے ان کے علاقوں کی نسبت مختلف اقوال ہیں گلیزر کہتا ہے۔ کہ وہ مدینہ کے شمال میں آباد تھے بعض ان کا وطن وسط عرب میں بعض جنوبی عرب میں قرار دیتے ہیں لیکن بحوالہ حزقیل $\frac{۲۷}{۱۵}$ تمام مستشرقین اور مفسرین کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ وہ خلیج فارس۔ دمشق۔ ترسیس۔ یمن وغیرہ کے درمیان بہت بڑی تجارت کیا کرتے تھے (انسائیکلو پیڈیا ببلیکا۔ جیوش انسائیکلو پیڈیا) بہر حال ددانیوں سے مراد وہ عرب ہیں جو تجارت کیا کرتے تھے۔

تیمہ کا شہر

تیمہ حضرت اسمٰعیل کے بارہ بیٹوں میں سے ایک تھا۔ جس نے اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح اپنے نام پر شہر۔ قلعہ اور علاقہ آباد کیا تھا۔ (پیدائش $\frac{۲۶}{۱۳}$ تا $\frac{}{۱۶}$)۔ تیمہ کا شہر اب تک مدینہ سے جانب شمال موجود ہے۔ قدیم تجارتی شاہراہ پر جو مابین ایلی سینا یمن اور شام وغیرہ تھا یہ شہر نہایت اہم مقامات میں سے تھا۔ پوئنگ کی ارمی کھدائیوں میں بعض ایسے کتبے دستیاب ہوئے تھے جن سے یہ منکشف ہوا کہ قدیم تیمہ کے عربوں کا نہایت ترقی یافتہ تمدن تھا اور ان کتبوں کا ایرانی عہد سے پہلے زمانے سے تعلق معلوم ہوتا ہے (انسائیکلو پیڈیا ببلیکا زیر لفظ ارمی) تیمہ کا علاقہ اپنے زمانہ ترقی میں دور دور تک پھیلا ہوا تھا اور حجاز کے شمالی حصے بھی اس کے اندر شامل تھے۔ یہ بھی اغلب ہے کہ تیمہ کی ترقی کا زمانہ وہی تھا جو حضرت یسعیاہ کا زمانہ تھا۔ کیونکہ وہ بھی کافی عرصہ ایرانی عہد سے پہلے گزرے تھے۔

قیدار سے مراد

قیدار بھی حضرت اسمٰعیل کا بیٹا تھا۔ اس کی اولاد کی آبادیوں اور وطن کی نسبت بھی مختلف اقوال ہیں۔ لیکن تمام مفسرین بائیبل مستشرقین اور محققین بلکہ خود توریت کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ قیدار عرب کا مترادف ہے۔ انسائیکلو پیڈیا ببلیکا میں بائیبل کے حوالے دینے کے بعد لکھا ہے۔ کہ اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخری زمانوں میں یہ نام (قیدار) اس طرح استعمال کیا جانے لگا کہ اس میں صحرا کے تمام وہ قبائل شامل سمجھے جاتے تھے جنہیں یہودہ کے امن پسند لوگ قدرتی طور پر نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اس طرح قیدار مکمل طور پر اسمٰعیل (یعنی بنو اسمٰعیل) کی بجائے استعمال ہونے [illegible] اس تشریح سے ظاہر ہے۔ کہ [illegible] خصوصیات پیش نظر عرب [illegible] توریت میں یاد کئے جاتے تھے۔ [illegible]

تجارت پیشہ دودانی بلحاظ تمدن تیما تیمہ دادانی بلحاظ مذہب اسرائیلی اور قومیت تیمہ اور ظہلی تھے اس کی مثالیں ہر قوم اور ملک میں پائی جاتی ہیں امریکہ والے ہر ہندوستانی کو ہندو کہتے ہیں۔ اب تک مارواڑی اپنی زبان میں مسلمانوں کو ترک کہتے ہیں۔ روم اٹلی کا ایک شہر تھا۔ لیکن رومی سلطنت کے تمام باشندے رومی کہلاتے تھے۔ حتیٰ کہ مسلمانوں میں سلطان ٹرکی بھی سلطان روم کہلاتا تھا۔ مسلمان بلحاظ تجارت ہر ہندو کو بنیا کہتے ہیں۔ پھر تورات میں شہر تیمن جو عیسو کے پوتے علیفز کے بیٹے تیمن نے کوہ شعیر میں آباد کیا تھا۔ اور جس کے باشندے بڑے عقلمند مشہور تھے۔ کئی مقامات پر توریت میں ادوم کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اور تیمانیوں سے مراد ادومی ہیں۔ (عاموس ۱/۱۲ عبدیاہ ۹ یرمیاہ ۴۹/۲۰ حبقوق ۳/۳)

مفسرین کے خلاف تاریخی شہادت

مفسرین بائیبل نے جو تشریح ان آیات کی بیان کی ہے اور جن واقعات پر اس پیشگوئی کا اطلاق کیا۔ ان کی تاریخی شہادت اور خود توریت تردید کرتی ہے۔

(۱) حضرت یسعیاہ کا زمانہ ۷۶۰ تا ۶۹۸ قبل مسیح یہودہ کے سلاطین عزیاہ یوتام آخز اور حزقیاہ کا تھا۔ اور تمام واقعات اور پیشگوئیاں بلحاظ زمانہ سلسلہ وار توریت میں درج ہیں۔ وہاں بعض پیشگوئیاں جو اہم واقعات پر مبنی ہوتی ہیں۔ ان کی نسبت انبیاء بار بار تشفیں دیکھتے ہیں۔ اسی طرح یسعیاہ میں بھی متعدد بار بعض اہم پیشگوئیاں بیان ہوئی ہیں جیسے یروشلم اور بابل کی نسبت۔ سرجون کا اشدود اور یروشلم پر حملہ ۷۱۱ یا ۷۱۰ میں ہوا تھا۔ اس کا ذکر یسعیاہ باب ۲۰ میں ہے۔ مگر تاریخ بتاتی ہے۔ کہ عرب پر سرجون نے ۷۱۵ یا ۷۱۴ قبل مسیح یعنی اشدود پر حملہ کرنے سے چار سال قبل چڑھائی کی تھی۔ توریت میں مندرجہ واقعات کی ترتیب کے پیش نظر اس پیشگوئی کا بیسویں باب یسعیاہ سے بہت پہلے ذکر آنا چاہئے تھا۔ لیکن وہ اکیسویں باب میں درج کی گئی ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ کشف اشدود کے حملہ کے بعد دیکھا گیا۔ اور اس پیشگوئی کا اطلاق کئی سال پہلے گزرے ہوئے واقعات پر کرنا عقل کے خلاف ہے۔

(۲) سرجون کا عرب پر حملہ ۷۱۵ یا ۷۱۴ قبل مسیح ہوا تھا۔ حضرت یسعیاہ ۶۹۸ قبل مسیح تک زندہ رہے۔ گویا انہوں نے اپنی زندگی میں ہی ایک نہایت اہم پیشگوئی پوری ہوتے دیکھ لی۔ جو ان کے ماننے والوں کے لئے ازدیاد ایمان اور ان کے منکرین پر بڑی زبردست اتمام حجت تھی اور اللہ تعالیٰ کے نبی کی صداقت کا ایک نہایت واضح اور کھلا نشان تھا۔ لیکن یسعیاہ میں یا توریت میں اس کی نسبت کہیں اشارہ تک نہیں کیا گیا۔ حالانکہ توریت معمولی واقعات بھی۔ جن کا تعلق بنی اسرائیل سے ہوتا تھا۔ بڑی تفصیل سے بیان کرتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی اس وقت پوری نہیں ہوئی تھی۔

(۳) مفسرین ایک سال کی میعاد کا شمار اظہار پیشگوئی کے دن سے کرتے ہیں۔ لیکن آج تک کوئی مفسر یا مورخ بہ یقینی طور پر بتانے کی جرأت نہیں کر سکا۔ کہ یہ پیشگوئی کس دن اور تاریخ یا سال میں ظاہر ہوئی۔ اس لئے سرجون کی عرب پر چڑھائی کے واقعات پر اس کا اطلاق کرنا نہایت مشکوک اور مشتبہ ہے۔

(۴) پھر واقعات مندرجہ پیشگوئی ان واقعات اور نتائج سے بالکل مختلف ہیں جو عربوں کو سرجون کے حملہ کے وقت اور بعد میں پیش آئے۔ تاریخ سے ظاہر ہے کہ بعض عرب قبائل نے خراج جو وہ شاہ اسیریا کو بھیجا کرتے تھے سرجون کو دینا بند کر دیا۔ اس نے ان کے خلاف ایک مہم بھیجی۔ وہ بآسانی مطیع ہو گئے بعض قبائل سامریہ جلاوطن کئے گئے۔ ساحل سمندر اور صحرا کے سرداروں نے بھی خراج بھیجنا شروع کر دیا۔ (انسائیکلو پیڈیا ببلیکا زیر لفظ سرجون) اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ عرب پر اس حملہ کے نتیجہ میں ایسی تباہی آئی جس کا ان آیات میں نقشہ کھینچا گیا ہے۔ کسی قوم پر تباہی اس کے مرکز کو فتح کر کے تباہ و برباد کر دینے۔ اور اس کے تمام سیاسی اور قومی رہنما تلوار کی گھاٹ اتار دینے۔ اور اس کی خصوصیات مٹا دینے سے واقعہ ہوتی ہے۔ لیکن عربوں کا مرکز مکہ یا ان کے مرکزی بریبر اقتدار قریش وغیرہ سردار کبھی کسی غیر ملکی سے سرنگوں ہوئے۔ اور نہ ان کے بہادر تیراندازوں میں سرجون کے حملہ سے کوئی کمی واقعہ ہوئی۔ اور نہ عربوں کی حشمت پر کوئی اثر پڑا۔ آیت ۱۷ میں الفاظ "قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی" یہ اس پیشگوئی کے ظہور اور پورا ہونے کا سارا انحصار ہے۔ اور لفظ "ساری" نے پادریوں کے دجل و فریب کی ساری عمارت منہدم کر دی۔

(۵) ان آیات کی عبارت مفسرین کی پیش کردہ تشریح کی ہرگز تائید نہیں کرتی۔ ددانیوں کی خصوصیات اور پیشہ تجارت کے پیش نظر ددانی قافلوں سے میدان سے بھاگنے والے سپاہی یا گھر بار چھوڑ جانے والے لوگ مراد لینا بعید از عقل ہے۔ قافلہ کا لفظ ہمیشہ ایک منظم۔ باترتیب۔ ایک سالار قافلہ کی زیر قیادت منزل بمنزل سفر کرنے والے گروہ پر جس کا بالعموم بیشتر حصہ سوداگروں پر مشتمل ہوتا ہے اور جس کی ایک منزل مقصود ہوا کرتی ہے بولا جاتا ہے۔ انگریزی تراجم میں Travelling Companies یعنے سفر کرنے والی جماعتیں یا گروہ استعمال ہوا ہے۔ لفظ سفر بھی ترتیب و تنظیم پر دلالت کرتا ہے۔ مگر میدان جنگ کے بھگوڑے یا غنیم کے خوف سے بھاگنے والے لوگ قافلے نہیں کہلاتے۔ اور نہ ان میں کوئی ترتیب و تنظیم ہوا کرتی ہے۔ وہ تو سراسیمہ جدھر منہ آیا جاتے پناہ کی تلاش میں بھاگ جاتے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی جبکہ فوجی نظم و نسق نہایت اعلیٰ پیمانہ پر پہنچ چکا ہے۔ شکست خوردہ فوج میں جب بھاگڑ پڑتی ہے۔ تو سراسیمگی اور بے ترتیبی کی انتہاء نہیں رہتی۔ پس سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنے والوں کا نام قافلے رکھنا صحیح نہیں ہے۔ اور عرب میں سے ددانی قبائل۔ اور پھر ان کے قافلوں کو مخاطب کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان کے تجارتی شاہراہ۔ یا بالفاظ دیگر ان کی تجارت خطرہ میں پڑ جائے گی۔ اور اصل راستہ چھوڑ کر رات جنگلوں میں کاٹنی پڑے گی۔ چنانچہ جب کسی قافلہ کو سامنے خطرہ نظر آئے۔ تو اپنا اصل راستہ چھوڑ کر جنگلوں میں سے راتوں رات بچ کر نکل جانے کی کوشش کرتا ہے۔

(۶) یہ تشریح بھی مضحکہ خیز ہے۔ کہ عرب اپنے بھگوڑوں کے لئے کھانے پینے کا سامان لے کر استقبال کرنے کے لئے نکلے۔ میدان جنگ اور غنیم کے خوف سے بجائے مقابلہ کرنے کے فرار ہونے والے ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ سوسائٹی فار پروموٹنگ کرسچین نالج کی تفسیر مطبوعہ لنڈن ۱۸۹۳ء میں لکھا ہے۔ کہ ان آیات میں "باشندگان تیمہ جو سرجون کی حملہ آور فوجوں کے راستہ پر عرب کا ایک علاقہ تھا شدت جنگ سے بھاگنے والوں کی خاطر تواضع کرتے ہوئے پیش کئے گئے ہیں" لیکن اس تشریح میں یہ امر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ کہ ایک جابر غنیم کے مقابلہ سے بھاگنے والوں کا استقبال کرنا بالخصوص ایسے لوگوں کا جن کی اپنی طرف بھی وہ بڑھتا چلا آ رہا ہو۔ اس کا غیظ و غضب بھڑکانے اور اسے کھلا چیلنج دینے کے مترادف ہے ایسے مواقع پر تو پوشیدہ مدد اور پناہ دی جاتی ہے۔ ہاں جب مقابلہ کی ہمت اور کامیابی کا یقین ہوتا ہے۔ تو پھر اور بات ہے۔ تاریخ سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اس قسم کے حالات اس وقت پیدا ہو گئے تھے مفسرین کی یہ محض قیاس آرائیاں ہیں۔

(۷) آیت ۱۳ میں ددانی قافلے مخاطب ہیں۔ آیت ۱۴ میں سرزمین تیمہ کے باشندے اور جس کا استقبال کرنا مقصود ہے۔ اس کے لئے صیغہ واحد غائب آیا ہے لیکن آیت ۱۵ میں بھاگنے کی وجہ بیان کرتے وقت صیغہ جمع غائب آیا۔ مفسرین نے اس اختلاف کی کوئی معقول وجہ بیان نہیں کی۔ بلکہ مطلب خلط ملط کر دیا ہے۔ حالانکہ اس اختلاف کا کوئی خاص مقصد ہے ددانی قافلے اس شخص یا لوگوں سے مختلف ہیں جو بھاگنے والے بیان ہوئے ہیں اور آیت ۱۴۔ اور ۱۵ میں واحد اور جمع کے صیغے لا کر یہ مقصود ہے۔ کہ درحقیقت بھاگنے والا تو ایک ہی ہوگا۔ لیکن اس کی خاطر اور اس کے ساتھ اور لوگ بھی بھاگیں گے۔

(۸) تشریح میں ایک طرف یہ بتانا کہ تیماء کے باشندے میدان جنگ یا گھر بار چھوڑ کر جنگلوں اور صحرا کی طرف بھاگ گئے اور دوسری طرف یہ کہنا۔ کہ سرزمین تیمہ کے متمدن باشندے۔ کھانے پینے کا سامان لے کر ان کی پیشوائی کرنے کے لئے نکلے کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔

(۹) آیت ۱۴ اور ۱۵ کی عبارت سے عیاں ہے۔ کہ تیمہ والوں کو "اے سرزمین تیمہ کے باشندو" کہہ کر ان کے جذبات عالیہ کو اپیل کرتے ہوئے ایک نیک عمل کی ترغیب و تحریص دی گئی ہے۔ پھر "پانی لے کر پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ روٹی لے کر بھاگنے والے کے ملنے کو آؤ" سے ظاہر ہے۔ کہ انہیں پیشوائی کے لئے خاص اہتمام کرنے کی تحریک کی گئی ہے استقبال ہمیشہ ذی شان اور صاحب اکرام لوگوں کا کیا جاتا ہے۔ خصوصاً جب کوئی قوم یا علاقہ بحیثیت مجموعی کسی کا استقبال کرے۔ تو اس سے اس کی قدر و منزلت ظاہر ہوتی ہے۔ پھر ایک متمدن علاقے کے باشندوں کو کسی کی باہتمام پیشوائی کرنے کی تحریک کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ جنگ کی شدت سے بھاگنے والا کسی ویسی غرض سے نہیں بھاگا۔ جو قوم اور جتھے کی تذلیل کی موجب ہو۔ بلکہ کسی نیک ارادے اور اعلیٰ مقصد کے لئے بھاگا ہے

(۱۰) سرزمین تیمہ کو شہر تیمہ یا اس کے علاقہ میں محدود کر دینا بھی غلطی ہے۔ اول تو یہ صحیح طور پر بتایا نہیں جا سکتا۔ کہ یسعیاہ کے زمانہ عروج میں وہ کہاں تک پھیلا ہوا تھا اور اس کے زیر اثر کون کون سے علاقے تھے۔ دوسرے انگریزی تراجم میں لفظ لینڈ Land استعمال ہوا ہے۔ جو علاقہ اور زمین یا ملک کے مترادف ہے۔ اور تیمہ کی نسبت ہماری مندرجہ بالا تشریح کے پیش نظر عرب کا ہر علاقہ یا کم از کم ان علاقوں میں سے کوئی علاقہ مراد ہو سکتا ہے۔ جو تیمہ کے قرب و جوار میں ہے۔ یا اس کے زمانہ عروج میں اس کے تمدن کے زیر اثر رہ چکا تھا

(۱۱) اظہار پیشگوئی یا کسی واقعہ سے اس کے پورا ہونے کی میعاد پورے ایک برس کے اندر محدود کر دینا صحیح نہیں ہے "ایک برس ہاں مزدور کے سے ایک ٹھیک برس" استعمال کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ جب کہ صرف ٹھیک ایک برس" یا زیادہ سے زیادہ "ایک برس ہاں ٹھیک ایک برس" کے الفاظ کہہ کر مقصد پورا ہو سکتا تھا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس زمانہ میں مزدور کے برس اور عام برس میں ضرور کوئی فرق سمجھا جاتا تھا۔ خواہ وہ کمی پر مبنی ہو خواہ بیشی پر اس زمانہ میں اسرائیلیوں میں غلامی کا بہت رواج تھا۔ لیکن اس عبارت میں غلام کا لفظ نہیں لایا گیا۔ کیونکہ مطابق مرجب قوانین غلامی ایک غلام آقا کے گھر کے افراد میں سے تصور کیا جاتا تھا اور وہ چوبیس ۲۴ گھنٹے اس کے گھر میں رہتا تھا۔ اس لئے اس کا سال بھی آقا کے یا عام سال کے برابر ہوا کرتا تھا لیکن مزدور کام لینے والے کے پاس دن رات کے کچھ حصہ میں کام کیا کرتا ہے۔ قدیم زمانوں میں اور اب بھی جہاں مزدور تحریک کا اثر نہیں پہنچا مزدور سورج کے نکلنے اور غروب ہونے تک گرمی اور سردی میں اوسطاً بارہ گھنٹے یومیہ کام کیا کرتا ہے۔

اس لحاظ سے اس کے کام کے بارہ گھنٹے معمولی ایک دن کے برابر ہوئے اور پورے چوبیس گھنٹے کا کام وہ عام دو دنوں میں ختم کر سکیگا۔ اور اس کے پورے ایک سال دن رات کا کام کم از کم معمولی دو سال کے اندر ختم ہوگا۔ اس لئے "مزدور کے سے ایک ٹھیک برس" سے مراد دو معمولی برس ہیں ہماری اس تشریح کی تائید تاریخ اور یسعیاہ $\frac{16}{14}$ کرتی ہے۔ جس کے بعینہ الفاظ ہیں۔ "تین برس کے اندر جو مزدوروں کے برسوں کی مانند ہوں۔ موآب کی شوکت ان سب بڑے بڑے لشکروں سمیت گھٹ جائیگی" بعض مفسرین لکھتے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی بھی سرجول کے ہاتھوں پوری ہوئی۔ جب اُس نے اشدود اور یروشلم کے حملے کے وقت موآب پر بھی چڑھائی کی۔ لیکن اظہار پیشگوئی کی تاریخ کا کچھ علم نہ ہونے کے باعث اس تشریح پر بھی وہی اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ جو عرب والی پیشگوئی کی نسبت مفسرین بائبل کی پیش کردہ تشریح پر بخر تاریخ ہو آب سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرجون کے حملہ کے وقت موآبیوں کو ایسا نقصان نہیں پہنچا تھا۔ جیسا کہ اُن کی ہمسایہ اقوام نے اٹھایا تھا پھر توریت سے ظاہر ہے کہ اس حملہ کے بعد بھی موآبی بڑے خوشحال رہے لیکن مشہور یہودی مؤرخ جوزیفس جو ۳۷ء ۹۵ء میں ہوا تھا۔ لکھتا ہے۔ کہ بخت نصر نے یروشلم کے محاصرہ (۵۸۷ قبل مسیح) کے پانچ سال بعد موآب پر چڑھائی کر کے اسے بالکل تباہ و برباد کر دیا۔ اور موآبی قوم ہمیشہ کے لئے مٹ گئی۔ اور وہ حضرت یسعیاہ کی موآب والی پیشگوئی کی میعاد یروشلم کے محاصرہ کی تاریخ سے شمار کرتا ہے میتھیو پول مفسر بائبل نے اس تاریخی واقعہ پر اس پیشگوئی کا اطلاق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پیشگوئیوں کی میعاد شمار کرتے ہوئے ایک دو سال کی کمی بیشی معمولی بات ہے۔ لیکن عرب والی پیشگوئی سے متعلق میعاد میں ایک سال سے تجاوز کرتے ہوئے پادری گھبراتے ہیں:-

(خاکسار فضل کریم پراچہ، کیمبل پور)

علاقہ بیٹ (جالندھر) کے ایک مخلص احمدی کا انتقال

برادرم محترم منشی علی محمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ میانوال شیخے وال (ضلع جالندھر) ایک طویل بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک مخلص اور با ہمت کارکن تھے۔ ہر ایک تحریک میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ اور دوسروں کو تحریک کرتے تھے۔ سب سے حسن اخلاق اور محبت سے پیش آتے تھے۔ دوسروں کے کام سرانجام دینے میں پیش پیش رہتے۔ باوجودیکہ ان کا خاندان اپنے گاؤں میں با اثر ہے۔ اور اس طرف دیہات میں عموماً با اثر لوگ ذرا سی مخالفت پر لوگوں کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ مگر منشی صاحب نے کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچایا۔ دوست و دشمن ہر ایک کو ان سے فائدہ پہنچتا رہا۔ دلیر بھی بہت تھے۔ ایک دفعہ کہیں سے آ رہے تھے۔ کہ انہوں نے چند ڈاکوؤں کو ایک شخص کو لوٹتے دیکھا۔ تو ان ڈاکوؤں کے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے۔ اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر مظلوم کو بچایا۔ مرحوم کے تایا چوہدری جان محمد صاحب کی اپنی اولاد اور بیوی فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم کے والد یعنی چوہدری جان محمد صاحب کے چھوٹے بھائی بھی پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے مرحوم کی وفات ان کے تایا کے لئے اس پیری میں سخت صدمہ ہے۔ مگر چوہدری صاحب نے صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھلایا۔ اور حقیقی احمدی کی شان پیش کی۔ آپ کا بیان ہے کہ بعض غیر احمدی رشتہ دار عورتیں بین کر رہی تھیں چوہدری جان محمد صاحب ناراض ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اور کہا کہ مجھ سے زیادہ صدمہ تمہیں نہیں ہو سکتا۔ تم مجھ پر رحم کرو اور بین نہ کرو۔

مرحوم۔ برادرم عزیزم چوہدری عبدالاحد صاحب بی۔ ایچ۔ ڈی کارکن فضل عمر ریسرچ کی بیوی کے ماموں زاد بھائی تھے۔ انہوں نے ایک نابالغ لڑکا اور لڑکی یادگار میں چھوڑے ہیں۔ چونکہ یہاں جماعت کم ہے اس لئے احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مرحوم کا جنازہ غائب ادا کریں۔ ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ اس علاقہ میں جماعت کی ترقی اور بہتر اور مخلص کارکن میسر آنے کیلئے دعا کریں۔ خاکسار عبدالواحد میانوال رائیاں ضلع جالندھر

اعلان چندہ برائے تعمیر مسجد جالندھر شہر

جماعت احمدیہ جالندھر شہر کو برائے تعمیر مسجد جالندھر شہر ۱۵۰۰ روپیہ تک مندرجہ ذیل شرائط کے ماتحت جماعت ہائے احمدیہ اضلاع جالندھر و ہوشیارپور و ریاست کپورتھلہ سے چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی جاتی ہے (۱) چندہ صرف ان اصحاب سے وصول کیا جاوے۔ جو مرکزی لازمی چندوں (چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ کالج) کے بقایا دار نہ ہوں (۲) بجز رسید کوئی رقم وصول نہ کی جاوے۔ امید ہے۔ کہ احباب جہاں تک ہو سکے امداد فرما کر ثواب حاصل کریں۔

— ناظر بیت المال

لٹریچر برائے یوم التبلیغ مورخہ ۷ اپریل ۱۹۴۶ء

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے مندرجہ ذیل لٹریچر مہیا کیا گیا ہے۔ چونکہ یوم التبلیغ نزدیک ہے۔ اس لئے یہ لٹریچر جلد منگوالیا جائے۔

اردو لٹریچر (۱) پیغام صلح اردو ۳ر فی نسخہ (۲) اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد ۶ر فی نسخہ (۳) تحفۃ النصاریٰ ۸ر فی نسخہ۔ (۴) حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ اور تعلیم وحدانیت لہ ر فی نسخہ۔ (۵) موجودہ زمانہ کا اوتار ۸ر فی نسخہ (۶) سوانح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مصنفہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب غیر مجلد ۱۵ر مجلد اعلیٰ ۸/عہ فی نسخہ۔ انگریزی ۱۵ر (۷) ایک عیسائی کے تین سوالوں کے جوابات از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۶ر فی نسخہ (۸) کرشن اوتار ۵/عہ فی سینکڑہ (۹) حضرت مسیح موعود کے متعلق بائیبل کے نشانات پورے ہوگئے -/۸/۲ روپے فی سینکڑہ

انگریزی لٹریچر (1) The teaching of Islam غیر مجلد -/۱/۲ فی نسخہ مجلد -/۶/۲
(2) A Present to his Royal Highness The prince of Wales -/۴/۱ فی نسخہ
(3) An out line of the Ahmadiyya Community -/۲/- فی نسخہ
(4) How to save the World
(5) The Unassailable citadel.
(6) World troubles and the way out.
(۴ تا ۶) -/۱/۲ فی سینکڑہ

ہندی لٹریچر (۱) پیغام صلح ہندی لہ ر فی نسخہ (۲) ست سندیش ۸ر فی نسخہ (۳) شانتی کا اپائے -/۸/۲ روپے فی نسخہ۔

گورمکھی لٹریچر (۱) پیغام صلح ۳ر فی نسخہ (۲) ساڈا رسول ۲ر فی نسخہ (۳) ست بچن لڑی ۸ر فی نسخہ۔ (۴) سکھ سینہا لہ ر فی نسخہ (۵) حضرت بابا نانک اور تعلیم وحدانیت لہ ر فی نسخہ (۶) اسلام اور سکھ گرنتھ ۱ر فی نسخہ (۷) امن عالم ۱ر فی نسخہ (۸) عرشی چولہ لہ ر فی نسخہ۔ (۹) بابا نانک جی مہاراج دی پیشگوئی ۰۰-۸-۲ روپے فی سینکڑہ (۱۰) پرگنہ وٹالہ دا گورو ۰۰-۸-۲ روپے فی سینکڑہ

ملنے کا پتہ :۔ دفتر نشر و اشاعت قادیان۔

پنجاب اسمبلی (مجلس قانون ساز) کے آئندہ انتخابات کیلئے تیاری فوراً شروع کردی جائے

۱۹ مارچ ۱۹۴۶ء کے روزنامہ الفضل قادیان میں مذکورہ بالا عنوان کے ماتحت یہ اطلاع شائع کی جاچکی ہے۔ کہ آئندہ انتخابات کے لئے ووٹروں کی فہرستیں تیار کرنے کے بارہ میں گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا جاچکا ہے۔

نظارت کی طرف سے اعلان ہذا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے شرائط اور نمونہ درخواست بھی احباب کی اطلاع کے لئے درج کیا گیا تھا۔ اسی تعلق میں پنجاب کی تمام جماعتوں کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر جماعت کے مقامی کارکن اپنی نگرانی میں پوری کوشش کریں۔ کہ کوئی شخص جو جائیداد کے لحاظ سے یا تعلیم کے لحاظ سے یا کسی اور شرط کے لحاظ سے ووٹر بننے کا مستحق ہے۔ اس کا نام ووٹروں کی فہرست میں ضرور درج کرایا جائے۔

جو لوگ سابقہ اسمبلی کے انتخاب میں ووٹر بن چکے ہیں۔ ان کا نام بھی جدید فہرستوں میں درج کرانا ضروری ہے۔ وہ اپنی درخواست میں اپنے سابقہ نمبر مندرجہ مطبوعہ فہرست کا حوالہ دیں۔

جائیداد کی بناء پر اندراج پٹواری حلقہ کے ذریعہ سے ہوگا۔ اس کے لئے تاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۴۶ء سے ۲۷ مئی ۱۹۴۶ء تک مقرر ہے۔ اور جو درخواستیں تعلیم وغیرہ کی بناء پر دی جائینگی۔ ان کے لئے تاریخ ۲۸ مئی ۱۹۴۶ء سے ۲۲ جون ۱۹۴۶ء ہے۔

احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اس خدمت کو غنیمت سمجھیں۔ اور خاص اہتمام کے ساتھ منظم نگرانی کے ماتحت کام فوراً شروع کردیں۔ اور نظارت کو اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے کام شروع کردیا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

نوٹس ٹنڈر

تعلیم الاسلام کالج قادیان کی توسیع کے سلسلہ میں جو عمارت تیار ہوگی۔ اس کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈرز پرنسپل صاحب کالج کے دفتر میں یکم اپریل ۱۹۴۶ء بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ اس تاریخ کے بعد کوئی ٹنڈر قبول نہیں کیا جائیگا۔ کام کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے:۔ ریٹ فی سو مکعب فٹ یا سو مربع فٹ یا فی مربع فٹ دیا جائے:۔

(۱) چنائی گارا ۱۰۰۰۰ مکعب فٹ۔ (۲) چنائی سیمنٹ ۱۰۶۰۰ مکعب فٹ۔ (۳) پلستر چونا وریت ۲۴۰۰۰ مربع فٹ (۴) سفیدی ۳ کوٹ ۲۴۰۰۰ مربع فٹ۔ (۵) ٹیپ چونا ۱۳۰۰۰ مربع فٹ (۶) چھت کی سلیب اینٹ ۵۵۰۰ مکعب فٹ۔ (۷) لنٹل دروازہ جات ۱۶۰۰ مکعب فٹ (۸) دروازے اور کھڑکیاں شیشہ والی ۲۰۰۰ مربع فٹ دیودار ورک اول۔ (۹) انگریزی جالی کے دروازے ۹۰۰ مربع فٹ دیودار ورک اول (۱۰) انگریزی جالی کے چوکھٹے ۸۴۶ مربع فٹ دیودار ورک اول۔ (۱۱) لکڑی کے دروازے بغیر شیشے ۴۳ مربع فٹ دیودار ورک (۱۲) فرش اینٹ اور پلستر ۱۰۰۰۰ مربع فٹ (۱۳) مٹی چھت پر ۵۶۰۰ مکعب فٹ۔ (۱۴) پالش دروازے اور کھڑکیاں ۲۵۵۴ مربع فٹ (۱۵) پلستر گارا و گوبری ۵۵۰۰ × ۲ = ۱۱۰۰۰ مربع فٹ۔ (۱۶) سن شیڈ لنٹل ۵۰ تعداد (۱۷) گھڑائی اینٹ برائے برآمدہ تولہ جات فی تولہ۔ (۱۸) لکڑی کی دیوار ۴۰۰ مربع فٹ

تفصیلی امور دفتر کالج سے حاصل کرسکتے ہیں۔ یکم اپریل کی تاریخ صرف قادیان والوں کے لئے ہے۔ بیرون کے اصحاب جو ٹنڈر دینا چاہیں۔ وہ ۱۰ اپریل تک ٹنڈر بھیج سکتے ہیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

ضرورت ہے

مرکزیہ مجلس انصار اللہ نے اپنے دفتر کے لئے مندرجہ ذیل مزید اسامیاں منظور کی ہیں۔ ان اسامیوں کے لئے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی کی تصدیق کے ساتھ بہت جلد دس دن تک دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ میں بھجوا دیں درخواستوں میں اپنی قابلیت وغیرہ بھی درج کرنی ہوگی۔

(۱) ایک انسپکٹر۔ جو جماعتوں میں دورہ کرے۔ اور انصار اللہ کی تنظیم کا کام کرے۔ اس اسامی کے لئے تجربہ کار مخلص احمدی کی ضرورت ہے۔ جو گریجوایٹ یا انڈر گریجوایٹ ہو۔ میٹرک یا مولوی فاضل بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ اس اسامی کا گریڈ ۴۵-۳-۷۵ ہوگا۔ ابتدائی تنخواہ -/۴۵ روپیہ ماہوار مہنگائی الاؤنس علیحدہ ہوگا۔

(۲) ایک مبلغ۔ جو غیر از جماعت لوگوں میں حسب ہدایت مرکزیہ انصار اللہ تبلیغ کا کام کرے۔ یہ مبلغ ایسے انصار اللہ کی طرف سے تبلیغ کے فرائض ادا کرینگے۔ جو خود بوجہ بیماری یا معذوری کے پندرہ روزہ تبلیغ کے فرائض سرانجام دینے سے قاصر ہوں گے۔ تنخواہ -/۴۵ روپیہ ماہوار

(۳) ایک کلرک۔ جو میٹرک یا مولوی فاضل تک تعلیم یافتہ ہو۔ گریڈ ۳۰-۲-۵۰ روپیہ ہوگا۔ ابتدائی تنخواہ -/۳۰ روپیہ مہنگائی الاؤنس علاوہ ہوگا۔

(۴) ایک معاون کارکن۔ جو محنتی ہوشیار نوجوان ہو۔ سائیکل چلانا جانتا ہو۔ معمولی اردو نوشت خواند سے واقف۔ تنخواہ معہ الاؤنس مہنگائی -/۲۰ روپیہ ماہوار

(عبد الرحیم درد قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ قادیان)

انصار جماعت کو مفید مشورہ

حضرت امیر المومنین سیدنا خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے خطبات اور تقاریر اور ارشادات میں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے اور پڑھانے اور دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے جس قدر تاکید فرماتے رہتے ہیں۔ وہ جماعت کے کسی فرد سے مخفی نہیں حضور کی یہ خواہش ہے کہ جماعت کا ہر ایک فرد قرآن با ترجمہ جانتا ہو۔ تا جماعت کی فتح اور کامیابی میں جو کمی روک کا موجب بن رہی ہے۔ دور ہو۔ چنانچہ حضور نے ایک دفعہ اس حقیقت کی وضاحت ان الفاظ میں فرمائی "اگر ہم سو فی صدی افراد کو قرآن مجید کا ترجمہ سکھا دیں۔ تو پھر ہماری فتح میں کوئی شک ہی نہیں"

اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے قادیان میں گذشتہ سال سے تعلیم القرآن کلاس جاری کی گئی۔ موسمی تعطیلات میں خدام اور انصار کے ممبر جن کو فرصت ملی۔ انہوں نے گذشتہ سال استفادہ کیا۔ اسی طرح آئندہ بھی امید ہے۔ انصار۔ استفادہ کرنے کے لئے پوری کوشش کرتے رہیں گے لیکن ظاہر ہے کہ سب احباب اپنے حالات کے باعث ایک ہی دفعہ اس کلاس میں شامل ہو کر استفادہ نہیں کر سکتے۔ ان کیلئے نہایت ضروری ہے۔ کہ حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شہید منشی و ادیب فاضل نے نظارت تصنیف و تالیف کی منظوری سے جو رسالہ تعلیم القرآن مع تعلیم الدین جاری کیا ہے اس کو خرید کر مطالعہ میں رکھیں۔ اس کا پہلا نمبر شائع ہو چکا ہے۔ جس کی قیمت ۴ر فی جلد ہے۔ سالانہ ۱۲ نمبروں کی قیمت تین روپیہ ہو گی یہ رسالہ اسباق القرآن کے پچیس پچیس سبقوں پر مشتمل ہو گا۔ ترجمہ سیکھنے کے لئے قرآن کریم کے ہر ایک لفظ کا ترجمہ۔ پھر ہر ایک آیت کا با محاورہ ترجمہ دیا گیا ہے۔ ہر ایک مبتدی الفاظ کا ترجمہ یاد کر کے خود بخود ترجمہ کرنے کی استعداد پیدا کر سکتا ہے اس کے علاوہ اس رسالہ میں۔ حدیث شریف فقہ احمدیہ۔ صرف نحو عربی۔ لغات القرآن و ترجمہ کتب عربی و فارسی۔ درثمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی شائع ہوا کرے گا۔ جیسا کہ پہلے نمبر سے ظاہر ہے۔ الغرض جو نمبر حکیم صاحب موصوف کا شائع کردہ ہمارے سامنے ہے۔ اگر اسی طرز پر یہ رسالہ شائع ہوتا رہا۔ جیسا کہ مولف کا ارادہ ہے۔ تو یہ رسالہ تراجم قرآن کریم سیکھنے اور اور دیگر دینی معلومات بڑھانے کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہو گا۔ ۳/ روپیہ سالانہ میں تین صد اسباق ۱۲ رسالوں میں پانچ صد صفحات گھر بیٹھے پہنچ جایا کریں گے ہمیں امید کرتا ہوں کہ احباب جماعت خصوصاً انصار اس رسالہ کو خرید کر ترجمۃ القرآن سیکھنے کی کوشش کریں گے:۔

ممبران انصار اس مفید مشورہ کے متعلق اپنی جماعت میں تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار بشیر علی عفی عنہ۔ صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان)

حج پر جانے کا ارادہ رکھنے والے احباب کو اطلاع

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست اس سال حج بیت اللہ کا شرف حاصل کرنے کا عزم رکھتے ہوں۔ وہ اپنے نام اور مکمل پتہ سے جناب ناظر صاحب امور عامہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ تعارف کرانے اور حتی الامکان اکٹھے قافلہ کی صورت میں روانہ ہونے کا انتظام کیا جائے جس سے احباب کو دوران سفر میں مکہ معظمہ کی رہائش میں اور حج کے ارکان کی ادائیگی میں بے حد سہولت رہے گی۔ اور ہر حالت میں ایک دوسرے کی امداد کر سکیں گے۔

پس حج کے لئے جانے کا ارادہ رکھنے والے احباب حسب ذیل پتہ پر اپنے نام مع مکمل پتے سے اطلاع دیں:۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

سائنس تحقیقات

ایک ضروری دوا کا بدل

یوجینال جو عطاری اور دوا سازی میں کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے لونگ کے تیل سے بنایا جاتا ہے۔ مگر لونگیں ہندوستان میں بہت ہی کم پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے یوجینال حاصل کرنے کا کوئی دوسرا ذریعہ تلاش کرنا ضروری تھا۔ دارچینی کی پتی کے تیل میں ۷۰ سے ۹۰ فی صدی تک یوجینال موجود ہوتا ہے۔ جنوبی کنارا میں دارچینی کی پتی کا جو تیل بنایا جاتا ہے۔ وہ بہت اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ اور اس میں لونگ کے تیل کے برابر یوجینال ہوتا ہے۔ اگرچہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ صنعت یہاں سو سال سے جاری ہے۔ مگر تیل کی بہت محدود مقدار نکالی جاتی ہے۔ سائنس اور صنعتی تحقیقات کے رسالہ کی فروری کی اشاعت میں صنعت کی موجودہ حالت اور اس کی توسیع کے امکانات پر بحث کی گئی ہے۔

غلہ کے گوداموں کی حفاظت کی دوا

کانپور کی آرڈیننس لیباریٹری میں جو تحقیقات کی گئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوا ہے۔ کہ ڈی ڈی ٹی اور ۶۶۶ کو سفوف کی شکل میں غلہ کے گوداموں کے نیچے کے کوڑے کے جراثیم مارنے کے واسطے استعمال کیا جا سکتا ہے ہندوستان میں غلہ کے گوداموں کی صفائی کا معیار بہت کافی بلند کرنے کی ضرورت ہے اکثر صورتوں میں عمارتیں اور فرش ایسے بنے ہوتے ہیں۔ کہ غلہ کا جو کوڑا جمع ہو جاتا ہے اس کو ہٹانا نا ممکن ہو جاتا ہے ڈی ڈی ٹی اور ۶۶۶ دونوں جراثیم مارنے کے لئے استعمال کی جا سکتی ہیں ایک پونڈ ڈی ڈی ٹی سے ۰۰۰... پونڈ غلہ کے کوڑے کے جراثیم ہلاک کئے جا سکتے ہیں۔ اور اس کا اثر بہت دنوں تک رہتا ہے۔ اگر ڈی ڈی ٹی اور ۶۶۶ دوا کو تیل اور پانی کے مرکب میں ملا یا جائے۔ اور اس مرکب میں کھریا مٹی شامل کر لی جائے۔ تو اس سے غلے کے ذخیرہ گاہوں کی دیواروں کو پوتنا نہایت مفید ہو سکتا ہے۔ اسی طرح یہ دوا دیواروں پر لگائی جائے تو اس میں جراثیم کو مارنے کی طاقت دو مہینے تک قائم رہتی ہے

چمڑے کے بال صاف کرنے کا مکسچر

چمڑے کی تیاری کے سلسلے میں اس کے بال اڑانے کے لئے جو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں ان کا اثر اس کی خوبیوں پر بہت زیادہ پڑتا ہے۔ بنگال کا دباغی کا ادارہ "دباغی کی صنعت کے اس پہلو پر خاص توجہ کر رہا ہے۔ عام طور پر اس صنعت میں چمڑوں کے بال اڑانے کے لئے چونا۔ سوڈیم سلفائڈ اور کلشیم کلورائڈ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے مختلف طریقوں کے متعلق جو تحقیقات کی گئی اس سے ثابت ہوا ہے۔ کہ چونے کے بجائے کاسٹک سوڈا استعمال کرنے سے قطعی طور پر خاص فوائد حاصل ہوتے ہیں جس مرکب میں ایک فی صدی کاسٹک سوڈا اور ۲ فی صدی سوڈیم سلفائڈ شامل ہو۔ وہ دوسرے مرکبوں سے بہت اچھا ہوتا ہے۔ اور اگر اس مرکب سے چمڑے کو دھویا جائے۔ تو چمڑے کی سطح چکنی ہو جاتی ہے اور اس کے دانے مضبوط ہو جاتے ہیں اس کی مضبوطی بڑھ جاتی ہے اور اس میں شکن نہیں پڑتی۔ اور اس طرح تیار کیا ہوا چمڑا چونے کے ذریعے تیار شدہ چمڑے کے بہ نسبت ہر لحاظ سے بہتر ہوتا ہے۔

ربڑ کی صنعت کے لئے "چینی مٹی"

ربڑ بنانے میں "چینی مٹی" کی کافی مقدار استعمال کیجاتی ہے۔ ہندوستان میں جو "چینی مٹی" تیار ہوتی ہے۔ وہ کافی اطمینان بخش ثابت نہیں ہوئی۔ اس لئے اسے عام طور پر باہر سے درآمد کیا جاتا ہے۔ سائنس و صنعتی تحقیق کی کونسل کی تجربہ گاہ میں اس امر کے متعلق تحقیقات کی گئی۔ کہ تسلی بخش "چینی مٹی" کس طرح تیار ہو سکتی ہے۔ اور ہندوستان کی تیار شدہ "چینی مٹی" کو کن طریقوں سے ربڑ کی صنعت میں استعمال کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔ اس تحقیق سے ثابت ہوا۔ کہ اس مٹی میں "ذرہ" کی جسامت کی تقسیم اہم ہے۔ چنانچہ جب ہندوستان کی تیار شدہ چینی مٹی کو خاص طریقہ سے صاف کیا گیا۔ تو وہ ربڑ کے کارخانہ کی آزمائشوں میں تسلی بخش ثابت ہوئی۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۹۳۱۵ ۔ منکہ سلیمہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم صاحب قوم ماشکی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع چوہڑوال ڈاکخانہ کپور تھلہ ریاست بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۱/۲۶ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس زیور کوئی نہیں۔ صرف مہر -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ سلیمہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد مولوی منظور احمد مبلغ۔ گواہ شد فضل دین احمدی۔

ع ۹۲۶۵ ۔ منکہ محمد شریف ولد میاں محمد علی صاحب قوم گھمار پیشہ مزدوری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن چندر کے منگولے ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۱/۲۶ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ششماہی آمدنی پر ہے۔ جو کہ -/۵۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہونگا۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد شریف بقلم خود موصی گواہ شد حاجی اللہ بخش۔ گواہ شد غلام اللہ چودھری۔ گواہ شد چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

ع ۹۳۷۳ ۔ منکہ مبارکہ شمیم زوجہ مرزا رحمت اللہ صاحب قوم سندھو جٹ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نکلسن روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۵/۲۶ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند رلیسٹ واچ قیمتی -/۲۵ روپے۔ زیور طلائی وزنی ۱۷ ۱/۲ تولے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ مبارکہ شمیم بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد مرزا رحمت اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد عبد الرحیم پرسنل اسسٹنٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور والد موصیہ۔

ع ۹۳۷۵ منکہ شیخ محمد شریف ولد شیخ محمد لطیف صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن وڈالہ بانگر ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور حال دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۲/۲۶ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ -/۱۴۱ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد شیخ محمد شریف ایڈ سرلٹی برانچ۔ نیول ہیڈ کوارٹرز نئی دہلی۔ گواہ شد عبد السلام عفی عنہ۔ گواہ شد لطیف احمد طاہر۔ گواہ شد ہدایت اللہ بنگوی

ع ۹۳۷۶ منکہ چودھری نذیر احمد باجوہ ولد چودھری سردار خاں صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ وکالت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۲/۲۶ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ میری آمد پر ہے۔ جو کہ قریباً چار صد روپیہ ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں جس قدر جائیداد حاصل کروں گا یا جس قدر جائیداد مجھے ملے۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نذیر احمد باجوہ وکیل سیالکوٹ بقلم خود۔ گواہ شد سید محمد حسین احمدی آفس قانونگوئی سیالکوٹ۔ گواہ شد شیخ عبد الغنی آنریری انسپکٹر وصایا۔

ع ۹۳۷۷ منکہ قاضی نصیر احمد بھٹی ولد قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی کاتب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال نئی دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۲/۲۶ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد مبلغ -/۸۳ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد قاضی نصیر احمد موصی گواہ شد عبد السلام عفی عنہ۔ گواہ شد عبد المجید بقلم خود۔

ع ۹۳۶۸ ۔ منکہ سید ابو الخیر محمد اسرائیل ولد سید محمد ابراہیم علی صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن محلہ منشی پاڑہ رنگپور صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۶/۲۵ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ نیز میں کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ اس لئے والدین کی طرف سے جیب خرچ کے لئے ماہوار پانچ روپیہ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد سید ابو الخیر محمد اسرائیل موصی۔ گواہ شد سید روح الامین برادر موصی گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

ع ۹۳۷۲ ۔ منکہ مرزا محمد احمد ولد مرزا محمد اسماعیل صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی محلہ پٹر نگال بھاٹی گیٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۲/۲۶ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ -/۸۰ روپے ماہوار تنخواہ پاتا ہوں۔ اس کے علاوہ -/۱۰ روپے ڈیوٹی الاؤنس اور -/۱۸ روپے مہنگائی الاؤنس بھی لیتا ہوں میں اپنی کل آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کمی بیشی آمد کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مرزا محمد احمد موصی۔ گواہ شد مرزا محمد اسماعیل والد موصی۔ گواہ شد خورشید احمد سیکرٹری تبلیغ بھاٹی گیٹ لاہور۔

ع ۹۳۵۳ ۔ منکہ عائشہ بیگم زوجہ چودھری مراد بخش صاحب ارائیں عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چھاؤنی لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۱۲/۲۵ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اراضی چاہی چھ بیگہ خام واقعہ موضع نوروالہ تحصیل و ضلع لدھیانہ جو مجھے اپنے والد مولوی کرم الٰہی صاحب مرحوم سے ملی ہوئی ہے۔ مالیتی -/۹۰۰ روپے (۲) ایک مکان پختہ واقعہ چھاؤنی لدھیانہ مالیتی -/۹۰۰ جس کے ۱/۳ حصہ کی میں مالکہ ہوں۔ میرے حصہ کی مالیت کل جائیداد -/۱۲۰۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ مہر میں اپنے خاوند کو معاف کر چکی ہوں۔ زیور چندوں میں دے چکی ہوں۔ اس جائیداد کے علاوہ اگر کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ عائشہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد فتح محمد احمدی۔ گواہ شد مراد بخش خاوند موصیہ۔

ع ۹۳۵۰ ۔ منکہ صفیہ بیگم زوجہ سید مہربان شاہ صاحب قوم افغان عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۳/۲۶ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد میرا حق مہر مبلغ تین صد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ صفیہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد سید مہربان شاہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد اسلم خاں برادر موصی۔

ع ۸۸۱۴ ۔ منکہ غلام احمد ولد میاں رلدو صاحب قوم جٹ پیشہ مزدوری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھاٹی گیٹ لاہور محلہ پٹر نگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۷/۲۵ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۳۶ کنال کے ۱/۳ کا مالک ہوں۔ بشراکت برادران حسن دین غلام محمد قوم جٹ ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ اس کے علاوہ میرا گذارہ غیر معین آمدنی پر ہے۔ جو مبلغ یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ کمی بیشی کے متعلق اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ نقد مبلغ -/۸۰۰ روپیہ امانت تحریک جدید میں جمع ہے۔ جائیداد اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد غلام احمد موصی۔ گواہ شد مرزا محمد اسماعیل۔ گواہ شد چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

عرق نور (رجسٹرڈ)

عرق نور رجسٹرڈ:- ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کرکے سچی بھوک پیدا کرتا ہے۔ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت بخشتا ہے۔ عرق نور:- عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔ نوٹ:- عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر:- ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور (رجسٹرڈ) قادیان پنجاب

آپ کو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا مجربہ فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی دی جائے تو بفضل الٰہی نرینہ تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ (قیمت مکمل کورس ۱۲ روپے)

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق قادیان

اکسیر دندان

دانتوں کا ہلنا خون اور پیپ کا نکلنا۔ مسوڑھوں کا پھول جانا منہ سے بدبو کا آنا اس کے چند روزہ استعمال سے بفضل تعالیٰ دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی علاوہ محصول ڈاک ۱/۴/- فی اونس

حمید فارمیسی قادیان

تجربہ کی بنا پر "ہورڈنگ اینڈ پرافٹیرنگ پریوینشن آرڈیننس" میں مزید ترمیم کر دی گئی ہے پہلے کی طرح اس کا مقصد بھی خریداروں کے مفاد کی حفاظت ہے

(۱) مرکزی حکومت کو اب یہ اختیارات حاصل ہیں۔ کہ وہ درآمدی مال کے ساحل پر پہنچنے تک کی کل لاگت کی جانچ پڑتال کر سکے۔ اور اگر اس لاگت کو حد سے زیادہ بڑھا ہوا پائے تو وہ اسی قسم کی دوسری چیزوں کی ساحل پر پہنچنے تک کی کل لاگت اور ان کی مروجہ قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے معقول دام مقرر کر سکتی ہے

(۲) وہ بیوپاری یا مال تیار کرنے والے جو ۱۹۳۹ء یا ۱۹۴۰ء یا ۱۹۴۱ء اور ۱۹۴۲ء کے کسی ایک سال کے دوران میں کاروبار نہیں کر رہے تھے ان پر بھی اس آرڈیننس کے تحت اشیاء جمع رکھنے پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔

عام اشیاء کے ذخیرہ پر بھی جو کہ مختلف چیزیں بنانے میں کام آتی ہیں ایسی پابندیاں عائد ہیں۔

(۳) خریدار اس صورت میں بھی داموں کی رسید حاصل کر سکتا ہے جبکہ سودا نقد قیمت ادا کرنے کے بجائے ادھار لیا گیا ہو۔

نوٹ:- سپلائیز اینڈ انڈسٹریز اور سول سپلائیز جو کہ اس سے پیشتر دو محکمے تھے۔ انہیں ملا کر ایک محکمہ انڈسٹریز اینڈ سپلائیز بنا دیا گیا ہے

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ انڈسٹریز اینڈ سپلائیز نے شائع کیا

A.C.B

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں	۱/-/-
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱/-/-
اسلامی اصول کی فلاسفی	-/۸/-
نماز مترجم بڑی سائز	-/۴/-
ملفوظات امام زمان	-/۴/-
ہر انسان کو ایک پیغام	-/۴/-
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں۔	-/۲/-
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	-/۲/-
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات۔	-/۲/-
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	-/۲/-
مختلف تبلیغی رسالے	-/۴/-

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائیگا ۲/۸ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائینگی

عبداللہ الٰہ دین
سکندرآباد دکن

مرہم عیسیٰ

بزرگ نبی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا معجزہ ہے جو پھوڑے پھنسی گنج خارش ناسور کاربنکل خنازیر طاعون کے زخموں اور عورتوں کی خطرناک بیماریوں سرطان زخم رحم قروح رحم انشقاق رحم وغیرہ کیلئے باذن اللہ لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱ عہ متوسط ۸ کلاں للعہ علاوہ محصولڈاک منیجر شاخ دواخانہ مرہم عیسیٰ محلہ دارالعلوم قادیان سے طلب کریں

اعلان نکاح

میرے لڑکے شرافت احمد سلمہ کا نکاح مورخہ ۱۵ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش بروز جمعہ بعد نماز عصر حضرت سید مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے ایک طویل عارفانہ خطبہ دیتے ہوئے مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر میمونہ بیگم بنت اصغر علی خاں صاحب ساکن دہلی کے ساتھ پڑھا۔ حضرت امیر المومنین و احباب جماعت سے التجا ہے۔ کہ وہ اس نکاح اور اس کے نتائج سلسلہ کے حق میں مفید اور مبارک ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد عبدالسمیع امروہی)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۵ مارچ۔ گذشتہ شب ایک طرف تو جمعیت اتحاد امم کی سیکیورٹی کونسل کا اجلاس نیویارک میں ہو رہا تھا۔ دوسری طرف ماسکو ریڈیو یہ اعلان نشر کر رہا تھا۔ کہ اگر کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہوا۔ تو سوویٹ فوجیں پانچ چھ ہفتوں تک ایران کو مکمل طور پر خالی کر سکتی ہیں۔

سوویٹ فوج کو واپس بلانے کا سلسلہ ۲۴ مارچ سے جاری ہے۔ جو پانچ ہفتے سے چھ ہفتے تک کی مدت میں ایران سے ساری کی ساری روسی فوج کو واپس بلا لینے کی کارروائی مکمل ہو جائے گی۔

نیویارک ۲۴ مارچ۔ ایرانی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے رائٹر کو بتایا۔ کہ ایرانی سفیر متعینہ واشنگٹن آقائے حسین علی سیکیورٹی کونسل میں اپنا احتجاج جاری رکھیں گے۔ ماسکو ریڈیو نے روسی افواج کے ایران سے ہٹائے جانے کا جو اعلان کیا ہے اس کا اس احتجاج پر کوئی اثر نہ ہوگا۔

نئی دہلی ۲۵ مارچ۔ مرکزی اسمبلی میں دہلی پولیس کی ہڑتال کے متعلق تحریک التواء کی جو قرارداد مسٹر آصف علی نے پیش کی تھی وہ صدر کے ترجیحی ووٹ سے مسترد ہو گئی۔ مسلم لیگ پارٹی نے اس تحریک کے خلاف ووٹ دئیے۔ موافق و مخالف ووٹ چون چون تھے۔ سر محمد یامین خاں نے جو صدر تھے اپنا کاسٹنگ ووٹ "حالت سابقہ" کے حق میں دیا۔ اور تحریک گر گئی۔

لاہور ۲۵ مارچ روزنامہ ویر بھارت سے پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ کے ماتحت دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کر لی گئی ہے۔ یہ کارروائی ایک خبر کی بنا پر کی گئی ہے۔ جو ویر بھارت کی اشاعت مجریہ ۱۷ مارچ میں چھپی تھی اور جس کے عنوان تھے "ہندوؤں کو خضر کی وزارت کا ساتھ دینے کی سزا" "امرتسر میں خون کی ہولی" یہ خبر امرتسر کے ہندو مسلم فسادات کے متعلق تھی۔

نئی دہلی ۲۵ مارچ سنٹرل اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے فیصلہ کیا۔ کہ کانگریس پارٹی نے فنانس بل کو مسترد کر دینے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کی تائید و حمایت نہ کی جائے گی۔ مسٹر جناح جو ابھی ابھی لاہور سے واپس آئے ہیں اجلاس میں موجود تھے۔

کراچی ۲۵ مارچ سر غلام حسین ہدایت اللہ کی وزارت کو آج سندھ اسمبلی میں شکست ہو گئی۔ ۳۰ ووٹ حکومت کے خلاف اور ۲۹ اس کے حق میں تھے۔ مسلم لیگ پارٹی کے ایک رکن میر بندے علی خاں تالپور نے اپوزیشن کے حق میں ووٹ دیا۔ تقسیم آرا ایک تحریک تخفیف کے سلسلے میں ہوئی۔ جو محکمہ جنگلات کے مطالبہ زر کے متعلق تھا۔

لدھیانہ ۲۵ مارچ سیشن جج لدھیانہ نے ایک احراری کارکن عبدالرحمٰن کو آج حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا کا حکم سنا دیا۔ اس نے ایک مسلم لیگی کارکن محمد صادق کو قتل کر دیا تھا۔

نیویارک ۲۵ مارچ۔ جارجیا کی ایک سیاہ فام نائیجیرین عورت نے گذشتہ نو ماہ میں چھ بچے جنے۔ ماہ مئی میں اس کے بطن سے بیک وقت چار بچے منصہ شہود پر آئے۔ جو جانبر نہ ہو سکے۔ اب وہ دو (توام) بچوں کی ماں ہے۔

دہلی ۲۵ مارچ۔ لارڈ لارنس وزیر ہند نے آج ایک پریس کانفرنس میں مندرجہ ذیل بیان جاری کیا۔ ہم اس وقت گفت و شنید کا جو سلسلہ شروع کرنے والے ہیں۔ وہ اس انتظام کی ابتدائی کارروائی کے طور پر ہے جس کے ماتحت ہندوستان مکمل آزادی کا درجہ حاصل کر سکتا ہے مقصد یہ ہے کہ جلد سے جلد ایک ایسا انتظام کیا جائے جسے تمام پارٹیاں منظور کر لیں۔

دہلی ۲۵ مارچ۔ آج ڈاکٹر کھارے نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ حکومت ہند جنوبی افریقہ سے اپنے ہائی کمشنر کو واپس بلانے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ لیکن ہائی کمشنر کو صرف اسی وقت واپس بلایا جا سکتا ہے۔ جبکہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے خلاف بل منظور ہو جائیں

بوسٹن ۲۵ مارچ۔ بلغاریہ میں متعینہ امریکہ کے سابق سفیر مسٹر جارج ورلی نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکہ کو روس سے شدید خطرہ ہے۔ روس کو الٹی میٹم دیا جائے گا کہ وہ واپس اپنے علاقہ میں سمٹ جائے۔ اگر روس نے انکار کیا۔ تو اس کے خلاف ایٹم بم استعمال کیا جائے گا۔

لاہور ۲۵ مارچ۔ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ آج شام کو ۴ بجے بذریعہ طیارہ دہلی روانہ ہو گئے۔ روانگی سے پہلے ایک ملاقات میں بتایا۔ کہ میں پنجاب سے امید اور حوصلے کا ایک پیغام اسلامی ہند کے لئے لے جا رہا ہوں۔ میں نے پنجاب کے مسلمانوں میں ہر جگہ حوصلہ اور عزم کی ایک امید دیکھی ہے۔

واشنگٹن ۲۵ مارچ۔ واشنگٹن میں مقیم ہندوستانیوں نے پریذیڈنٹ ٹرومین سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنے پرائیویٹ ہوائی جہاز کے نام "مقدس گائے" کو تبدیل کر دیں۔

کوئٹہ ۲۵ مارچ۔ دال بندین میں ایک بلغاری کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ صاحب ڈیرہ دون میں نظر بند تھے، اور ماہ فروری میں وہاں سے بھاگ نکلے تھے۔ آپ ہندوستان سے ایران کی سرحد کو عبور کر رہے تھے۔

لنڈن ۲۵ مارچ۔ پیرس ریڈیو نے آج یہ اطلاع نشر کی۔ کہ فرانس اور لبنان کے درمیان جو معاہدہ اگلے دن ہوا تھا اس کی شرائط کے مطابق فرنچ افواج نے لبنان کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ پہلا دستہ شنبہ کو لبنان سے فرانس روانہ ہو گیا۔

لنڈن ۲۵ مارچ۔ روس جرمنی کے بارے میں اپنی پالیسی تبدیل کرنے والا ہے۔ یہ پالیسی نہ صرف برلن کے روسی علاقہ پر اثر انداز ہوگی بلکہ جرمنی کے بارے میں روس کے سابقہ اصولوں کو تبدیل کر دے گی۔ اس تبدیلی کے اولین آثار اس وقت ظاہر ہوئے۔ جبکہ برلن کے اتحادی کنٹرول کونسل میں جنرل میکائیل سیلی تن نے شرکت کی۔ اور کہا کہ وہ جنرل ژوکاف کی نیابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جنرل سیلی تن کی آمد ان اطلاعات سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ جن میں بتایا گیا ہے کہ روسی چاہتے ہیں۔ کہ جرمنوں کو نظم و نسق کے بارے میں زیادہ سے زیادہ حقوق حاصل ہوں۔ روسیوں کی تجویز ہے۔ کہ اپنے منطقہ میں جلد از جلد عام انتخابات کرائے جائیں۔

لاہور ۲۵ مارچ۔ آج پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں وقفہ سوالات کے بعد بجٹ پر عام بحث جاری رہی۔ چوہدری محمد حسن (مسلم لیگی) نے وزارتی بنچوں کے مسلم ارکان کو للکارتے ہوئے کہا۔

تم ہو وضع میں نصاریٰ ہو تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں وہ جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

مسٹر سری رام نے کہا۔ پچھلے سال یہاں ایک لوٹا تھا۔ اب ۷۹ لوٹے ہیں۔ یہ کبھی تو انگریزوں کی طرح عاجزی کرتے ہیں۔ اور کبھی جرمنوں کی طرح دھمکی دیتے ہیں۔ اس صوبہ میں پولیس زیادتیاں کر رہی ہے سول سپلائی کے محکمہ میں اندھیر گردی ہے۔ ہم یہاں اس لئے آئے ہیں۔ کہ ان بداعمالیوں کو دور کریں۔ سردار شوکت حیات خاں نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ماہ مئی تک ۲ لاکھ ۷۴ ہزار ۸ سو فوجی سبکدوش ہو کر آ جائیں گے۔ اس ناپاک کولیشن نے ان کی بہتری کے لئے کوئی سامان نہیں کیا۔ میں پوچھتا ہوں ان فوجیوں کو لیبیا اور یورپ بھیجتے وقت جو وعدے کئے گئے تھے وہ کہاں گئے؟ ان کے لئے ملازمت اور زمین مہیا کرنے کا کیا انتظام کیا گیا ہے۔ کئی لاکھ فوجی واپس آنے والے ہیں۔ لیکن ان کے لئے کل ۸۷ ہزار ایکڑ زمین مختص کی گئی ہے۔ مسٹر دیوراج سیٹھی نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ لیگ والوں کا عمل ان کے اچھے خیالات کے بالکل خلاف ہے۔ ہماری انتہائی خواہش ہے۔ کہ اس صوبے میں ایک پائیدار وزارت بنے۔ جس میں تمام قوموں کے صحیح نمائندے ہوں۔ لیکن افسوس ہے کہ لیگ پارٹی اس پر رضامند نہ ہوئی۔ سر فیروز خاں نے انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے کہا مجھے افسوس ہے کہ کانگرس جو بااصول ہونے کا دعویٰ رکھتی ہے۔ ان معدودے چند یونینسٹوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔ جو عوام کا اعتماد کھو چکے ہیں۔ آپ نے تعلیم صنعت و حرفت اور دوسرے امور کے متعلق نئی حکومت کو متوجہ کیا۔ اور کہا۔ بجٹ میں ان چیزوں کا ذکر نہیں۔ اس بجٹ میں خامیاں ہیں جب آپ تقریر کر چکے تو فنانس منسٹر اور کانگرسی ارکان نے بھی آپ کو مبارک باد دی۔

وزیر اعظم نے عام اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ میں اپنے ضمیر کی روشنی میں کام کرنے کا عادی ہوں۔ مجھے ہوا کے رخ پر بدل جانے کی عادت نہیں۔ لالہ بھیم سین سچر وزیر خزانہ نے جوابی تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ میں اس صوبہ میں ہندوؤں، مسلمانوں، سکھوں اور سب قوموں کے لئے مذہبی تعلیم کو لازم کرنے کا خواہشمند ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ اس اجلاس کی کارروائی قرآن، گیتا اور گرنتھ